باب **5**

تقسیم بنگال

سوال: تقسیم بنگال کے اسباب کیا تھے؟ اس کے خلاف ہندوؤں کا ردّعمل اتنا شدید کیوں تھا؟ بحث کیجیے۔ (2003ء)

سوال: تقسیم بنگال کی وجوہات تحریر کیجئے۔ (2005ء،2009ء،2017ء)

سوال: تقسیم بنگال کے اثرات پر نوٹ لکھیے۔ (2006ء)

سوال: 1905ء میں ہونے والی تقسیم بنگال کے اسباب اور اثرات بیان کیجئے۔ (2010ء)

سوال: تقسیم بنگال کی پانچ وجوہات بیان کیجئے۔ (2011ء)

جواب:

تقسیم بنگال کے اسباب

1905ء میں بنگال کے صوبہ کو دو حصوں مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس تقسیم کو لارڈ کرزن کے عہد (1899ء تا 1905ء) کا ایک اہم واقعہ قرار دیا جاتا ہے۔ تقسیم بنگال کے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

(1) صوبہ بنگال کی وسعت:

برصغیر کے دوسرے صوبوں کی نسبت صوبہ بنگال رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ایک بہت بڑا صوبہ تھا۔ 1903ء کے تخمینہ کے مطابق اس کا رقبہ 189000 مربع میل اور آبادی سات کروڑ اسی لاکھ تھی۔ اس لحاظ سے ایک گورنر کے لیے اس کا انتظام کرنا بہت مشکل کام تھا۔

(2) صوبہ کے محدود ذرائع آمدورفت:

صوبہ بنگال نہ صرف دریائے گنگا اور دریائے برہم پترا اور سینکڑوں ندی نالوں کی گزرگاہ تھا بلکہ اس میں بے شمار جنگل تھے۔ اس وجہ سے صوبہ میں ذرائع آمدورفت کی کمی تھی اور اس میں سفر کرنا بہت دشوار تھا۔ صوبہ کے اکثر عوام کے لیے صوبائی دارالحکومت کلکتہ آنا بہت مشکل تھا۔ لہٰذا اس کو دو صوبوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت تھی۔

(3) مشرقی بنگال کی پسماندگی:

مشرقی بنگال ایک پسماندہ صوبہ تھا کیونکہ کلکتہ میں بیٹھنے والے حکمران فنڈز کا زیادہ حصہ مغربی بنگال کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کر دیتے تھے۔ مشرقی بنگال میں پختہ سڑکوں اور دیگر آسائشوں کی بہت کمی تھی۔ مثال کے طور پر 1891ء میں مغربی بنگال میں پختہ سڑکوں کی لمبائی 1154 میل جب کہ مشرقی بنگال میں صرف 181 میل تھی۔ اسی طرح 1900ء میں مغربی بنگال کے 1816 پوسٹ آفسز کے مقابلہ میں مشرقی بنگال میں صرف 471 پوسٹ آفس تھے۔ علاوہ ازیں 1901ء میں مشرقی بنگال میں کوئی قابل ذکر کالج یا یونیورسٹی نہیں تھی۔

صوبہ بنگال کی تقسیم (1905ء) اور اعداد و شمار

صوبہ بنگال کی وسعت کے پیش نظر سب سے پہلے 1903ء میں بنگال کے گورنر اینڈریو فریزیئر نے صوبائی تقسیم کا منصوبہ بنایا مگر ہندوؤں کی مخالفت کے باعث یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا۔ اس کے بعد لارڈ کرزن جب وائسرائے ہند بنا تو اس نے صوبہ بنگال کی تقسیم کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کا منصوبہ تیار کر کے فروری 1905ء میں حکومت برطانیہ کو بھیجا۔ جون 1905ء میں سیکرٹری آف سٹیٹ نے اس منصوبے کی

منظوری دی اور 16 اکتوبر 1905ء کو بنگال کو دو حصوں یعنی مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں تقسیم کر دیا گیا۔

مشرقی بنگال:

مشرقی بنگال کا صوبہ ایک لاکھ چھ ہزار مربع میل پر مشتمل تھا۔ اس میں ڈھاکہ، چٹاگانگ، میمن سنگھ، آسام، فرید پور، نواکھلی، راج شاہی، دیناج پور، رنگ پور، جلیل گری اور باقر گنج کے اضلاع شامل تھے۔ اس کی آبادی 31 ملین تھی جن میں سے 18 ملین مسلمان آبادی تھی۔ مشرقی بنگال کا دارالخلافہ ڈھاکہ تھا۔ اس صوبہ میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل تھی۔

مغربی بنگال:

مغربی بنگال کے صوبہ کی آبادی 54 ملین تھی جس میں سے 45 ملین ہندو تھے۔ اس طرح یہ ایک ہندو اکثریت کا صوبہ بن گیا۔ کلکتہ کو مغربی بنگال کا دارالحکومت قرار دیا گیا۔

سوال: تقسیم بنگال پر ہندو اور مسلم ردِ عمل پر بحث کیجیے۔ اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے؟ (2003ء)

جواب:

تقسیم بنگال پر مسلمانوں کا ردِ عمل:

برصغیر کے مسلمانوں نے تقسیم بنگال پر خوشی کا اظہار کیا کیونکہ مشرقی بنگال ایک مسلم اکثریت کا صوبہ بن گیا تھا۔ اس صوبہ کی کل 31 ملین آبادی میں سے 18 ملین مسلمان تھے اور ڈھاکہ اس کا دارالخلافہ تھا۔ اس تقسیم کے نتیجہ میں مسلمانوں کے سیاسی اور معاشی مسائل حل ہو گئے تھے۔ مسلم رہنما سردار علی نے ہندوؤں کی مخالفت پر تنقید کرتے ہوئے کہا ''یہ تمام شور و غل جو مچایا جا رہا ہے اور یہ تمام تحریکیں جو شروع کی گئی ہیں، ان کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ اس صوبہ میں جہاں ہندو اقلیت میں ہیں، وہاں ان کی طبقاتی برتری کو ایک جماعت کی شکل میں بحال رکھا جائے۔''

نواب علی چودھری نے بھی تقسیم بنگال کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ ''مشرقی بنگال کے مسلمانوں میں جان پڑ گئی ہے۔ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے حقوق اب جلد تسلیم کیے جاتے ہیں اور پہلے کی نسبت اب ہماری اہمیت بڑھ گئی ہے۔''

مشرقی بنگال پر ہندوؤں کا ردِ عمل:

برصغیر کے ہندوؤں کو تقسیم بنگال پر شدید صدمہ پہنچا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ مشرقی بنگال ایک مسلم اکثریت کا صوبہ بن گیا ہے تو انہوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ تقسیم کے اعلان سے قبل اگست 1905ء میں ہندو سودیشی تحریک کا اعلان کر چکے تھے۔ 16 اکتوبر کو انہوں نے یوم احتجاج منایا۔ اس تحریک میں سریندر ناتھ بینرجی پیش پیش تھا۔ سریندر ناتھ نے اپنی کتاب ''ایک قوم کی تشکیل'' میں بنگالی قومیت کو ہوا دی۔ برصغیر کے تمام ہندوؤں نے ملک بھر میں تقسیم بنگال کے خلاف ایک طوفان کھڑا کر دیا۔ سیاہ کپڑے پہنے گئے، مرن برت رکھے گئے، ہاتھوں پر خاک لگائی گئی، یورپی اشیا کا بائیکاٹ کیا گیا اور اخبارات میں مضامین لکھے گئے۔

تقسیم بنگال کی تنسیخ:

لارڈ کرزن تقسیم بنگال کا خالق تھا۔ وہ 1905ء میں انگلستان چلا گیا۔ اس کی جگہ لارڈ میو نیا وائسرائے ہند مقرر کیا گیا۔ اس کے دور (1905ء تا 1910ء) میں تقسیم بنگال کے خلاف ہندوؤں کی تحریک سرد پڑ گئی اور 1910ء تک سب اس بات سے متفق تھے کہ تقسیم کا عمل طے ہو چکا ہے۔ مگر 1911ء میں تقسیم بنگال کی تنسیخ کا ایک مراسلہ وزیر امور ہند کو بھیجا گیا چنانچہ 12 ستمبر 1911ء کو شہنشاہ جارج پنجم نے دہلی میں منعقدہ دربار میں تقسیم بنگال کی منسوخی اور نئے صوبوں بہار، آسام اور اڑیسہ کے قیام کا اعلان کر دیا۔

برصغیر کے ہندوؤں نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا اور بے مثال خوشی کا اظہار کیا۔ ایک ہندو رہنما امبکا چرن موجمدار نے اعلان کیا کہ وہ خوشی کے ساتھ مرنے کے لیے تیار ہے۔ تاہم مسلمانوں نے تنسیخ کے اعلان کی مذمت کی اور اس پر مایوسی کا اظہار کیا۔ جنوری 1912ء میں ایک مسلم رہنما ابو صالح نے ایک اخباری بیان میں مسلمانوں کو اس تنسیخ کے خلاف تحریک شروع کرنے کی ترغیب دی۔ نواب سلیم اللہ خان نے تنسیخ تقسیم بنگال پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ

''تقسیم بنگال نے ہمیں اپنی بگڑی ہوئی حالت سنوارنے کا موقع دیا تھا تاکہ ہم نئی زندگی کا آغاز کر سکیں۔ ہم

نے جہاں تک مشرقی بنگال کے مسلمانوں کا تعلق ہے' پہلی بار محسوس کیا کہ برطانوی رعایا کے طور پر ہمارے بھی کچھ حقوق ہیں اور ہم کو موقع ملا کہ تقسیم سے پہلے ایک قوم ہمارے اوپر غالب آ گئی تھی' اس سے اب آزادی حاصل کر سکیں گے۔"

ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ میو نے دارالعوام میں تقسیم بنگال کی تنسیخ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا "ہم نے مسلمانوں کو کہا کہ تقسیم ایک طے شدہ فیصلہ ہے اور اس کے بعد ہم نے وقتاً فوقتاً انہیں یقین دلایا کہ یہ برقرار رہے گی۔ ہم نے مشرقی بنگال کے مسلمانوں کو اپنی جانب سے ان کی وفاداری کی قدر کرنے اور ان کے مفاد کی حفاظت کا یقین دلایا۔ تمام سول سروس اور تمام ہندوستانی ماہرین سیاست میں سے کوئی بھی شخص تقسیم بنگال کی تنسیخ کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا مگر تنسیخ نے یہ ثابت کر دیا کہ یہ بھی ممکن تھا۔"

سوال: تقسیم بنگال اور اس کی تنسیخ کے اثرات پر نوٹ لکھیں۔ **(2013ء)**

جواب:

تقسیم بنگال اور اس کی تنسیخ کے اثرات

1905ء میں تقسیم بنگال اور چھ سال بعد تنسیخ تقسیم نے آنے والے برسوں میں برصغیر کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل اثرات قابل ذکر ہیں:

مسلمانوں کے انداز فکر میں انقلاب:

1905ء میں جب حکومت برطانیہ نے بنگال کو دو صوبوں میں تقسیم کیا تو ان میں سے مشرقی بنگال مسلم اکثریت کا صوبہ بن گیا۔ اس سے برصغیر کے مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی مگر جب ہندوؤں نے تقسیم کے خلاف مظاہرے کیے تو مسلمانوں پر ایک مرتبہ پھر یہ واضح ہو گیا کہ ہندو کسی بھی طور مسلمانوں کا مفاد نہیں چاہتے۔ اس حقیقت سے مسلمانوں کی سوچ میں ایک انقلاب آ گیا۔ اس طرح مسلمانوں اور ہندوؤں کے راستے ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

مسلم سیاسی جماعت کا قیام:

1905ء میں تقسیم بنگال کے خلاف ہندوؤں کی شدید مخالفت نے برصغیر کے مسلمانوں کو یہ احساس دلایا کہ ان کی اپنی ایک سیاسی جماعت ہونی چاہیے۔ چنانچہ شملہ وفد کی کامیابی کے بعد محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس منعقدہ ڈھاکہ کے اختتام پر دسمبر 1906ء میں مسلمان رہنماؤں نے آل انڈیا مسلم لیگ تشکیل دی۔ اس جماعت نے قیام پاکستان تک کانگرس کی سیاسی چالوں کو ناکام بنایا۔

ہندو مسلم فسادات کا پیش خیمہ:

تقسیم بنگال کے بعد مدن موہن مالویہ اور سریندر ناتھ جیسے انتہا پسند ہندوؤں کی قیادت میں ہندوؤں نے ملک گیر ایجی ٹیشن کا آغاز کیا جو کہ اس کی تنسیخ تک کسی نہ کسی شکل میں جاری رہا۔ حکومت مخالف مظاہروں کا رخ رفتہ رفتہ مسلمانوں کے خلاف ہو گیا۔ یہ محاذ آرائی آنے والے برسوں میں ہندو مسلم فسادات کی بنیاد بن گئی۔

انتہا پسند ہندو رہنماؤں کا عروج:

1905ء سے 1911ء تک تقسیم بنگال کے خلاف کی جانے والی ایجی ٹیشن انتہا پسند ہندو قائدین مثلاً سریندر ناتھ' تلک اور مدن موہن مالویہ کی مرہون منت تھی۔ مظاہروں اور ہنگاموں سے بھرپور ان چھ سالوں میں کانگرس کی قیادت اعتدال پسند رہنماؤں سے انتہا پسندوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو گئی۔ کانگرس کی انتہا پسندی کا دور 1905ء سے 1919ء تک جاری رہا جب قیادت کی باگ ڈور گاندھی جی نے سنبھال لی۔

مسلم قیادت کا انداز فکر:

1911ء میں بنگال کی تقسیم کی تنسیخ نے برصغیر کے مسلمانوں کو بہت مایوس کیا۔ لارڈ منٹو کے دور میں برطانوی حکومت پر ان کا جو اعتماد بحال ہوا تھا' اس کو ٹھیس پہنچی۔ مسلم رہنماؤں نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اپنے جذبات کا برملا اظہار کیا۔ نواب وقار الملک نے کہا:

"حکومت نے اپنے وعدوں کا خیال نہیں کیا اس لیے ہم اب اس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہیں اور کیسے غیر مشروط وفادار رہ سکتے ہیں۔"

نواب سلیم اللہ نے بھی تنسیخ بنگال کے اقدام پر تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ

"ہم مسلمانوں کے لیے تنسیخ کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو اپنی ترقی کے جو مواقع ملے تھے' وہ ختم کر دیے گئے ہیں۔"

حصہ معروضی

ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

-1 بنگال کے صوبہ کی تقسیم کس سن میں کی گئی؟
(الف) 1900ء (ب) 1903ء (ج) **1905ء** ✓ (د) 1907ء

-2 تقسیم بنگال کے وقت وائسرائے ہند کون تھا؟
(الف) لارڈ ڈفرن (ب) لارڈ کرزن ✓ (ج) لارڈ میو (د) لارڈ چیمسفورڈ

-3 غیر تقسیم شدہ صوبہ بنگال کا رقبہ 189000 مربع میل تھا۔ بتایئے اس کی آبادی کتنی تھی؟
(الف) **78 ملین** ✓ (ب) 90 ملین (ج) 100 ملین (د) 110 ملین

-4 مسلمانوں نے تقسیم بنگال پر یوم تشکر کس تاریخ کو منایا؟
(الف) 22 اگست 1905ء (ب) 22 ستمبر 1905ء (ج) **22 اکتوبر 1905ء** ✓ (د) 22 نومبر 1905ء

-5 کانگرس نے تقسیم بنگال کی مخالفت کی اور یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا۔ بتایئے کس تاریخ کو یوم احتجاج منانے کا فیصلہ کیا گیا؟
(الف) 16 ستمبر 1905ء (ب) **16 اکتوبر 1905ء** ✓ (ج) 16 نومبر 1905ء (د) 16 دسمبر 1905ء

-6 1906ء میں کانگرس کے سالانہ اجلاس میں کس ہندو رہنما نے غیر ملکی مال کے بائیکاٹ کی تجویز پیش کی؟
(الف) اینی بیسنٹ (ب) سریندر ناتھ بینرجی (ج) **مدن موہن مالویہ** ✓ (د) گھوکھلے

-7 تقسیم بنگال کے بعد مشرقی بنگال کا رقبہ کتنا تھا؟
(الف) **106640 مربع میل** ✓ (ب) 102660 مربع ملی (ج) 101650 مربع ملی (د) 108670 مربع میل

-8 تقسیم بنگال کے بعد مشرقی بنگال کی آبادی کتنی تھی؟
(الف) 3 کروڑ 2 لاکھ (ب) 3 کروڑ 6 لاکھ (ج) 3 کروڑ 8 لاکھ (د) **3 کروڑ 10 لاکھ** ✓

-9 تقسیم بنگال کے بعد مغربی بنگال کی آبادی کتنی تھی؟
(الف) **5 کروڑ 40 لاکھ** ✓ (ب) 5 کروڑ 50 لاکھ (ج) 5 کروڑ 60 لاکھ (د) 5 کروڑ 80 لاکھ

-10 تقسیم بنگال کے بعد مشرقی بنگال مسلمان اکثریت کا صوبہ بن گیا۔ اس میں مسلمانوں کی کل تعداد کیا تھی؟
(الف) 1 کروڑ 20 لاکھ (ب) 1 کروڑ 40 لاکھ (ج) 1 کروڑ 60 لاکھ (د) **1 کروڑ 80 لاکھ** ✓

-11 جب 1911ء میں تنسیخ بنگال ہوئی تو اس وقت وائسرائے ہند کون تھا؟
(الف) لارڈ کرزن (ب) **لارڈ ہارڈنگ** ✓ (ج) لارڈ میو (د) لارڈ ایلگن

-12 ایک اعتدال پسند ہندو گھوش نے دہلی میں لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکا۔ بتایئے سن کون سا تھا؟
(الف) **1912ء** ✓ (ب) 1914ء (ج) 1916ء (د) 1918ء

-13 1905ء میں تقسیم بنگال کا اعلان وائسرائے ہند نے کس تاریخ کو کیا؟
(الف) 16 اکتوبر 1905ء ✓ (ب) 20 اکتوبر 1905ء (ج) 22 اکتوبر 1905ء (د) 26 اکتوبر 1905ء

-14 ہم مسلمانوں کے لیے تنسیخ کا مطلب یہ ہے کہ "ہم کو اپنی ترقی کے جو مواقع ملے تھے، وہ ختم کر دیے گئے ہیں اور اس نقصان سے ہم کو بہت دکھ پہنچا ہے۔" تنسیخ تقسیم بنگال کے بارے میں یہ الفاظ کس مسلمان رہنما نے کہے؟
(الف) نواب محسن الملک (ب) نواب سلیم اللہ ✓ (ج) نواب وقار الملک (د) نواب بہادر یار جنگ

-15 "تاریخ میں اس سے بڑھ کر غیر شریفانہ بدعہدی کی مثال ملنی مشکل ہے۔" تقسیم بنگال کے بارے میں یہ الفاظ کس مسلم رہنما نے ادا کیے؟
(الف) قائداعظمؒ (ب) علامہ اقبالؒ (ج) چوہدری رحمت علی (د) محمد علی جوہر ✓

-16 "یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ان واقعات کو دیکھنے کے بعد مشورہ دینا کہ مسلمانوں کو حکومت پر بھروسہ کرنا چاہیے ایک لاحاصل مشورہ ہے۔"
تنسیخ بنگال کے بعد نواب وقار الملک کی یہ تحریر علی گڑھ گزٹ میں کس سن میں شائع ہوئی؟
(الف) 1911ء ✓ (ب) 1912ء (ج) 1913ء (د) 1914ء

-17 1903ء میں بنگال کے کس گورنر نے تقسیم بنگال کا منصوبہ تیار کیا تھا مگر ہندوؤں کی مخالفت کے باعث اس پر عمل درآمد نہ کیا جاسکا؟
(الف) سرہنری لارنس (ب) ہارڈنگ (ج) جنرل نکلسن (د) اینڈریو فریزیئر ✓

-18 1891ء میں مغربی بنگال میں پکی سڑکوں کی لمبائی 1154 میل تھی۔ اس کے مقابلے میں مشرقی بنگال میں پکی سڑکوں کی لمبائی کتنی تھی؟
(الف) 181 میل ✓ (ب) 481 میل (ج) 681 میل (د) 781 میل

-19 پنجاب اور بنگال باؤنڈری کمیشن کا چیئرمین کون تھا؟
(الف) لیاقت علی خان (ب) ریڈکلف (ج) جسٹس دین محمد (د) لارڈ ماؤنٹ بیٹن ✓

-20 تنسیخ تقسیم بنگال کا اعلان کس نے کیا؟
(الف) لارڈ منٹو (ب) لارڈ کرزن (ج) ملکہ وکٹوریہ (د) جارج پنجم ✓

-21 تقسیم بنگال کی تنسیخ کب ہوئی؟
(الف) 1907ء (ب) 1905ء ✓ (ج) 1911ء (د) 1909ء

-22 تقسیم بنگال کا فائدہ کس کو ہوا؟
(الف) مسلمانوں کو ✓ (ب) ہندوؤں کو (ج) سکھوں کو (د) مرہٹوں کو

-23 بنگال کے کس حصے میں مسلمانوں کی اکثرت تھی؟
(الف) شمالی بنگال (ب) جنوبی بنگال (ج) مشرقی بنگال ✓ (د) مغربی بنگال

-24 تقسیم بنگال کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے جو کانگرسی وفد انگلستان گیا اس کی قیادت کس نے کی؟
(الف) سرسیدرناتھ بیز جی (ب) مہاتما گاندھی (ج) سی آر داس (د) گھوکھلے ✓

-25 سودیشی تحریک کیا تھی؟

(الف) ایجادات کا بائیکاٹ (ب) ولایتی مال کا بائیکاٹ ✓ (ج) اردو کا بائیکاٹ (د) مسلمانوں کا بائیکاٹ

-26 تقسیم کے بعد مشرقی بنگال کا صدر مقام کون سا تھا؟

(الف) چٹاگانگ (ب) مالوہ (ج) ڈھاکہ ✓ (د) سلہٹ

-27 بنگالی ہند کے وائسرائے لارڈ کرزن نے کس سن میں تقسیم بنگال کا جائزہ لینا شروع کیا؟

(الف) 1903ء (ب) 1904ء (ج) 1901ء (د) 1902ء ✓

-28 کس کمیونٹی نے تقسیم بنگال کا خیر مقدم کیا؟

(الف) مسلمانوں نے ✓ (ب) ہندوؤں نے (ج) سکھوں نے (د) مرہٹوں نے

-29 مغربی بنگال کی پانچ کروڑ چالیس لاکھ کی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

(الف) 95لاکھ (ب) 90لاکھ ✓ (ج) 85لاکھ (د) 80لاکھ

-30 بوطانوی سربراہ جارج پنجم کی تاج پوشی کب کی گئی؟

(الف) 12 دسمبر 1911ء ✓ (ب) یکم دسمبر 1911ء (ج) 20دسمبر 1911ء (د) 4دسمبر 1911ء

❑ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھئے۔

سوال1: تقسیم بنگال سے قبل متحدہ بنگال کی آبادی کتنی تھی؟

جواب: 78ملین۔

سوال2: تقسیم بنگال سے قبل بنگال کا کل رقبہ کتنا تھا؟

جواب: 189000مربع میل۔

سوال3: متحدہ بنگال کا دارالخلافہ کون سا تھا؟

جواب: کلکتہ۔

سوال4: تقسیم بنگال کے بعد مشرقی بنگال کی کل آبادی اور مسلم آبادی کیا تھی؟

جواب: کل آبادی 31ملین (مسلم آبادی 18ملین)۔

سوال5: مغربی بنگال کی ہندو اور مسلم آبادی کیا تھی؟

جواب: ہندو آبادی 45ملین، مسلم آبادی 9ملین۔

سوال6: مشرقی بنگال کا دارالحکومت کون سا تھا؟

جواب: ڈھاکہ۔

سوال7: ہندو رہنما سریندر ناتھ بینرجی کا تنسیخ بنگال میں کیا کردار تھا؟

جواب: ہندو رہنما سریندر جی تقسیم بنگال کا سخت مخالف تھا۔ اس نے 7اگست 1905ء کو سودیشی تحریک چلائی جس کا مقصد برطانوی اشیاء کا بائیکاٹ کرنا تھا۔ سریندر جی نے مظاہرے کیے۔ سرخ راکھی باندھی، مرن بھرت رکھے۔ اس نے اپنی کتاب "A Nation in Making" میں بنگالی قومیت کو ہوا دی۔

سوال8: لارڈ کرزن کا تقسیم بنگال میں کیا کردار تھا؟

جواب: لارڈ کرزن 1899ء سے 1905ء تک وائسرائے ہند رہا۔ وہ پہلا وائسرائے تھا جس نے بنگال کے صوبہ کی تقسیم کی ضرورت کو محسوس کیا اور اس کا منصوبہ خود بنا کر اس کی منظوری حاصل کی۔

سوال9: تقسیم بنگال کی کیا وجوہات تھیں؟

www.downloadclassnotes.com

جواب: صوبہ بنگال بہت وسیع تھا۔ اس کا رقبہ 189000 مربع میل تھا اور آبادی 78 ملین تھی۔ ایک گورنر کے لیے اس کا انتظام ممکن نہ تھا۔

سوال 10: تنسیخ بنگال کی وجوہات کیا تھیں؟

جواب: ہندوؤں نے تقسیم بنگال کی بہت مخالفت کی' مگر بعدازاں جب یہ تقسیم ایک طے شدہ معاملہ تسلیم کر لیا گیا تو اچانک حکومت برطانیہ نے اسے منسوخ کر دیا۔

سوال 11: تقسیم بنگال پر مسلمانوں کا کیا ردِعمل تھا؟

جواب: مسلمانوں نے تقسیم بنگال کا خیر مقدم کیا۔

سوال 12: تقسیم بنگال پر ہندوؤں نے کیا ردِعمل ظاہر کیا؟

جواب: ہندوؤں نے تقسیم بنگال پر ناراضگی اور غم و غصے کا اظہار کیا۔

سوال 13: تنسیخ بنگال پر مسلمانوں نے کیا ردِعمل ظاہر کیا؟

جواب: تنسیخ بنگال پر مسلمانوں نے پریشانی کا اظہار کیا۔

سوال 14: تقسیم بنگال کا اعلان کس سن میں کیا گیا؟

جواب: 1905ء۔

سوال 15: تنسیخ بنگال کا اعلان کس سن میں کیا گیا؟

جواب: 1911ء۔

سوال 16: تنسیخ بنگال کا اعلان کس شہر میں کیا گیا؟

جواب: دہلی۔

سوال 17: 1911ء کا دہلی دربار کس برطانوی شاہ کے اعزاز میں منعقد کیا گیا تھا؟

جواب: جارج پنجم۔

سوال 18: کس سن میں لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکا گیا؟

جواب: 1912ء۔

سوال 19: لارڈ ہارڈنگ کون تھا؟

جواب: وائسرائے ہند۔

سوال 20: کس شہر میں لارڈ ہارڈنگ پر بم پھینکا گیا؟

جواب: دہلی۔

سوال 21: مشرقی بنگال کے نوزائیدہ صوبے کا گورنر کون بنا؟

جواب: مسٹر فلر گورنر بنا۔

سوال 22: تقسیم بنگال کے دو اسباب تحریر کیجئے۔

جواب: (i) صوبہ بنگال کا رقبہ اس قدر وسیع تھا کہ عملاً اس کا انتظام چلانا ناممکن تھا۔ اس صوبے کی غیر معمولی وسعت انتظامی امور کی انجام دہی میں رکاوٹ تھی۔

(ii) اس صوبے میں دریاؤں' دلدلوں اور جنگلات کی وجہ سے ذرائع آمدورفت بہت محدود تھے۔

......☆......

www.downloadclassnotes.com